تحریر: عمر پروس حسین۔ اسلام آباد

پڑوسی

اگر پڑوسی بھوکا ہو تو دوسرے پڑوسی کے لئے پیٹ بھر کر کھانا جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو سب سے افضل اور اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ اللہ نے انسان کو اس کائنات میں سب سے اونچا درجہ دیا ہے اگر انسان توبہ تائب ہو جائے' اپنی غلطیوں پر نادم ہو جائے' اللہ سے معافی مانگ لے تو اللہ انسان کو اپنے حقوق یعنی (حقوق اللہ) تو معاف کر دیتا ہے مگر جہاں تک حقوق العباد کی بات ہے تو اللہ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں بندوں کے حقوق معاف نہیں کر سکتا' یہاں تک کہ بندہ خود معاف کر دے۔ اسلام کا ایک اہم ترین حصہ دوسرے لوگوں کو ان کا حق دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں پڑوسی کے حقوق کو بہت اہمیت دی ہے۔

پڑوسی وہ لوگ ہوتے ہیں جو ہمارے دائیں بائیں آگے اور پیچھے رہتے ہیں۔ اسلامی نظریہ سے ہم پر ان کے بہت سے حقوق ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک انسان کو اس بات کا بہت خیال رکھنا چاہئے کہ اس کا پڑوسی اس سے تنگ نہ ہو۔ اپنے پڑوسی کا ہر طرح سے خیال رکھنا مثلاً اس کے آرام کا خیال رکھنا ہر پڑوسی کا پہلا حق ہوتا ہے۔

پڑوسی تو یہاں تک اہمیت دی گئی ہے جو کھانا ہم کھا رہے ہیں اگر ہمارا پڑوسی بھوکا ہے تو ہم پر وہ کھانا اس وقت تک جائز نہیں ہوگا جب تک ہم پڑوسی کا خیال نہ کریں گے۔

نبی ﷺ نے تو فرمایا: "کہ جب کھانا تیار کر رہے ہو تو اسمیں پانی زیادہ ڈال لیا کرو اور اپنے پڑوسی کا بھی خیال رکھا کرو۔"

> **جو انسان دوسروں کو انکے حقوق نہیں دیتا' قیامت والے دن وہ اسکا جوابدہ ہوگا اور یہ حقوق تو ایسے ہیں کہ صرف بندہ ہی معاف کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی یہ حقوق معاف نہیں فرمائیں گے۔**

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرما دیا کہ ہمارے گھر کا دھواں پڑوسی کے گھر نہیں جانا چاہئے مبادا یہ دھواں اسے تنگ کرے اور اسے اس کی وجہ سے تکلیف اٹھانی پڑے۔ ہر انسان کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کا خیال رکھے' اس کی مدد کرے' ہر مشکل میں اس کے لئے اچھا ہی سوچے۔

ایک مرتبہ صحابیؓ نے کہا اے اللہ کے رسول فلاں جگہ ایک بڑھیا رہتی ہے۔ وہ بہت نوافل پڑھتی ہے' نفلی روزے رکھتی ہے' اللہ کی بہت عبادت کرتی ہے' مگر اس کی زبان اور ہاتھ کی وجہ سے اس کے پڑوسی اس سے تنگ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا "وهي في النار" کہ وہ آگ میں جائے گی۔

پھر صحابہ نے کہا کہ ایک اور عورت ہے صرف فرض عبادت کرتی ہے مگر اس سے اس کے پڑوسی خوش ہیں۔ آپؐ نے فرمایا "هي في الجنة" کہ وہ جنت میں جائے گی۔

جو انسان دوسروں کو انکے حقوق نہیں دیتا قیامت والے دن وہ اسکا جوابدہ ہوگا اور یہ حقوق تو ایسے ہیں کہ صرف بندہ ہی معاف کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی یہ حقوق نہیں بخشیں گے۔

آج ہر بندہ ہم میں سے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھے کہ وہ کہاں تک ان احادیث پر عمل کرتا ہے کہاں تک پڑوسیوں کا خیال رکھتا ہے۔ مگر اب تو ہماری یہ حالت بن چکی ہے کہ ہم اپنے پڑوسی کو خوش دیکھ کر خوش نہیں' اسے تکلیف پہنچا کر خوش ہیں۔

خدارا! اپنے آپ کو سنبھالئے ورنہ یہ نہ ہو کہ ہمیں اپنے خدا کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے' ساری مخلوق کے سامنے ہمارا سر شرم سے جھک نہ جائے۔